بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نقشِ آغاز

انقلاب ایران کے بانی جناب خمینی جو اپنے انقلاب کو تاریخ اسلام کا پہلا نظام خلافت قرار دیتے ہیں اور جو پورے عالم اسلام کے اتحاد کے علمبردار بنے پھرتے ہیں اور جو نظر بظاہر اپنے بیانات و تقاریر میں پوری دنیا کے سامراج و استعمار کو جھنجھوڑتے پھرتے ہیں۔ مگر درحقیقت اپنے افکار و نظریات اور تصانیف میں وہ نہایت کٹر غالی اور متعصب رافضی ہیں اور اسلام کے تصور وحدانیت و رسالت اور فلسفۂ حیات و نظام خلافت اور قرآن و سنت اور صحابہ کرامؓ کے بارہ میں ایسے افکار کے مبلغ ہیں جس سے اسلام کی ساری عمارت زمین بوس ہو جاتی ہے دوسرے طرف اسلام کا ہمہ گیر اسلامی جذبۂ اخوت و اتحاد عملاً ان کے ہاتھوں عراق و ایران جنگ کی شکل میں خواب و خیال بن گیا ہے وہ پورے عالم عرب کے لئے بالخصوص اور عالم اسلام کے لئے بالعموم دردِ سر بن گئے ہیں اور پورے عالم عرب کو نہ ختم ہونے والی جنگ کی بھٹی میں جھونک کر بالواسطہ امریکہ اور اس کے پالتو اسرائیل کے تحفظ و دفاع میں مصروف ہیں (اور اس جنگ میں اسرائیلی اسلحہ کا ایران کے حق میں استعمال بڑے مستند طریقوں سے ثابت ہو چکا ہے۔) وہ اپنی خفیہ اور علانیہ سرگرمیوں سے مرکز اسلام حرمین الشریفین کو افتراق و انتشار انگیزی کی آماجگاہ بنانا چاہتے ہیں۔ مگر دوسری طرف انہیں اصرار ہے کہ اس انقلاب کو شیعہ انقلاب (جو میرے نزدیک اس سے بڑھ کر صیہونی انقلاب کہلانے کا مستحق ہے۔) نہیں بلکہ خالص اسلامی انقلاب سمجھا جائے اس "اسلامی انقلاب" میں اہل سنت والجماعت کے ساتھ جو سلوک کیا جا رہا ہے۔ اس کی تفصیلات پردوں سے چھن چھن کر جو کچھ بھی سامنے آرہی ہیں ہمارے ملک کے اسلام کے ہمہ گیر جذبات اخوت رواداری اور قومی یکجہتی پہ یقین رکھنے والوں کے لئے اس میں صدہا مواقع عبرت ہیں۔ ملک کے مؤقر معاصر روزنامہ جنگ کراچی نے اپنے جمعہ ایڈیشن ۱۱ نومبر میں بھارت کے ممتاز مسلم جریدہ۔ ندائے ملت۔ لکھنؤ۔ کے حوالہ سے جو کچھ لکھا ہے اس سے سب کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں۔ کیا ہمارے ملک کے شیعہ حضرات جو شیعہ حقوق کے تحفظ، شیعہ فقہ کی ترویج اور شیعہ قوم کی علیحدگی کے مطالبات کا کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ ایران کی سنیوں کے ساتھ اس نہایت افسوسناک امتیازی سلوک کے خلاف آواز اٹھا کر اپنی انصاف پسندی کا ثبوت دے سکیں گے؟ اگر یہ تفصیلات غلط ہیں۔ تو پھر کیا ایران کی انقلابی حکومت اسکی تردید کر چکی ہے۔

بار مذکور رقمطراز ہے :

"تہران میں جہاں پانچ لاکھ سُنی مسلمان آباد ہیں وہاں انہیں آج تک اپنی مسجد تعمیر کرنے کی اجازت نہیں ملی ہے جبکہ وہاں عیسائیوں کے ۱۲ گرجے، ہندوؤں کے دو مندر، سکھوں کے تین گردوارے، یہودیوں کے دو عبادت خانے اور آتش پرستوں کے ۱۲ آتش کدے موجود ہیں۔"

ے. بعد ندائے ملت آگے چل کر لکھتا ہے :

"شاہ کے زمانے میں عیدین کی نماز تہران کے سنی مسلمان ایک پارک میں پڑھتے تھے، لیکن جب سے مذہبی حکومت قائم ہوئی ہے عید کے دن اس پارک پر مسلح افواج کا پہرہ بٹھا دیا گیا اور اس میں نماز پڑھنے سے روک دیا گیا۔" اسی طرح جمعہ کی نماز کے لئے مذہبی حکومت سنیوں کو مجبور کرتی ہے کہ وہ تہران یونیورسٹی کے میدان میں شیعہ امام کی اقتداء میں جمعہ کی نماز پڑھیں۔ اس کے باوجود سنی حضرات وہاں نماز نہیں پڑھتے بلکہ پاکستانی سفارتخانے میں نماز جمعہ ادا کرتے ہیں۔"

ائے ملت یہ بھی لکھتا ہے کہ :

"ایران کے سنی مسلمان اپنی مذہبی تبلیغ اور اشاعت اور اپنی اجتماعی فلاح و بہبود کے لئے نہ کوئی جلسہ کر سکتے ہیں اور نہ کوئی تنظیم قائم کر سکتے ہیں۔ پچھلے دنوں شورائے مرکزی اہل سنت کے نام سے سنیوں نے ایک تنظیم بھی قائم کی تھی تو اسے وہاں کی مذہبی حکومت نے خلاف قانون قرار دے دیا۔" آگے چل کر اس مضمون میں جس کا عنوان "ایران میں مذہبی تنگ نظری" ہے۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ خوزستان صوبے میں جہاں ۹۵ فیصدی سنی مسلمان آباد ہیں وہاں کے سرکاری اسکولوں میں ابھی پانچ سو اساتذہ مقرر کئے گئے ہیں جن میں صرف ۳۶ اساتذہ سنی اور باقی ۴۶۴ اساتذہ شیعہ ہیں۔ ایسا اس لئے کیا جا رہا ہے کہ سنی بچوں کو شیعہ مذہب میں آسانی سے تبدیل کیا جا سکے۔

ایک افریقی ملک ایتھوپیا میں لاکھوں افراد بھوک کے ہاتھوں موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا ہیں،
ستیاں اجڑ گئی ہیں جانور ہلاک ہو گئے ہیں درخت جل گئے ہیں اور کھیتیاں بھسم ہو کر رہ گئی ہیں۔ ہر طرف مٹی